محدث مبارک پوریؒ نے یہی تحقیق پیش کی ہے (تحفہ الاحوذی : ۳ / ۳۶۳)
امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے (تبیین الحقائق : ۱ / ۳۲۲) (شرح فتح القدیر : ۲ / ۳۵، ۳۶)
(حاشیہ ابن عابدین : ۲ : ۷ ۱۵)

سوال : کیا مدرکِ رکوع کی رکعت ہے ؟ حاجی عبدالرزاق سرگودھا

جواب : مدرکِ رکوع (رکوع میں ملنے والے) کی رکعت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ قیام اور سورۃ فاتحہ کی قرأت جو اس پر فرض تھی وہ رہ گئی ہے لہذا اسے چاہیے کہ وہ کھڑے ہو کر یہ رکعت ادا کرے۔

واضح رہے کہ حنفی اور دیوبندی مذہب میں امام اور مقتدی پر قرأت فاتحہ ضروری نہیں ہے، لیکن وہ یہ بات عوام میں بیان نہیں کرتے۔

سوال : منت، نذر و نیاز کا اسلام میں کیا مقام ہے ؟ نیز اولیاء کرام کے نام پر نذر یا منت ماننا اور ان کے مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا کیسا ہے ؟ اظہر شفیع گجرات

جواب : نذر، نیاز، ھدی، فدیہ اور قربانی عبادت ہے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی جائز ہے، مخلوق کے نام نذر کرنا یہ حرام اور شرک ہے۔ جیساکہ شیخ قاسم حنفیؒ لکھتے ہیں : "جو نذر مخلوق کے نام چڑھائی جاتی ہے تو کئی ایک وجوہات سے اس کے باطل ہونے پر اجماع ہے :

۱۔ یہ نذر مخلوق کیلئے ہے، مخلوق کے نام پر نذر چڑھانا جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ عبادت ہے، عبادت مخلوق کی نہیں کی جاتی ہے۔

۲۔ جس کے نام نذر چڑھائی گئی ہے وہ میت ہے۔ میت کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ اس نے نذر چڑھا کر خیال یہ ظاہر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میت بھی کچھ امور میں تصرف کا اختیار رکھتا ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے" (شرح درر البحار بحوالہ البحر الرائق لابن نجیم الحنفیؒ : ۲ / ۲۹۸) (رد المختار لابن عابدین الحنفیؒ : ۲ / ۱۳۹)

اگر کوئی انسان کسی بزرگ یا ولی کے نام پر منت یا نذر کرتا ہے تاکہ صاحبِ قبر کا مجھے تقرب حاصل ہو جائے پھر وہ میری حاجتیں پوری کر دے گا یا سفارش کر دے گا بلاشک وشبہ یہ شرک فی العبادۃ ہے۔ جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام نصيباً فقالوا ا هذا لله بزعمهم وهذا لشركآ ئنا فما كان لشركآئهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركآئهم سآء